

## سوال

میں نے سنا ہے کہ ذو الحجہ کی 13 تاریخ کو کنکریاں مارنا اختیاری عمل ہے لازمی نہیں ہے، لہذا ہم 12 تاریخ کو مکہ چھوڑ سکتے ہیں، اور منی میں تمام ایام تشریق رہنا ضروری نہیں ہے، تو کیا یہ صحیح ہے؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

حجاج کرام 12 تاریخ کو منی سے واپس جا سکتے ہیں کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

(فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ. [لِمَنْ اتَّقَى])

ترجمہ: پھر اگر کوئی شخص جلدی کر کے دو دنوں میں واپس ہو گیا۔ تو بھی کچھ مضائقہ نہیں اور اگر ایک دن کی تاخیر کر لے تو بھی کوئی بات نہیں ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے ڈرنے والا ہو۔ [البقرہ: 203]

اور منی سے 12 تاریخ کو واپس آنے کی جمہور یعنی مالکی، شافعی، اور حنبلی فقہاء کے ہاں یہ شرط ہے کہ حاجی منی سے کنکریاں مارنے کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے باہر آجائے، اس طرح 13 تاریخ کو کنکریاں مارنے کی ضرورت نہیں رہے گی، اور اگر غروبِ آفتاب تک منی سے باہر نہیں آیا تو پھر منی میں رات گزارنا واجب ہوگا، اور 13 تاریخ کو کنکریاں بھی مارے گا؛ کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے کہا تھا:

"جو شخص 12 تاریخ کو غروبِ آفتاب کے وقت منی میں ہو تو وہ وہاں سے مت جائے بلکہ افضل ترین یوم تشریق کو کنکریاں ضرور مارے"

دائمى فتوى كميثى كے علمائے كرام كا كہنا ہے كہ:

"يوم نحر یعنی 10 ذو الحجہ كے بعد حاجى كيلئے منى ميں گياره ا ور باره تاريخ كے دو دن رهنا واجب ہے، جبكه 13 تاريخ كو منى ميں ٹهه رنا واجب نهين ہے بلكه مستحب ہے، تاہم اگر 12 تاريخ كو سورج غروب ہو جائے اور حاجى ابھى تك منى ميں ہى ہو تو پھر 13 تاريخ كى رات منى ميں گزارنا اور پھر زوال كے بعد 13 تاريخ كو كنكرياں مارنا بھى واجب ہے۔"

اور اس بارے ميں وارد آيت كا مطلب یہ ہے كہ:

جو شخص يوم نحر كے بعد دو راتين منى ميں گزارنے اور دن ميں تينوں جمرات كو كنكرياں مارنے كے بعد واپس آنے

کیلئے جلدی کرے ، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور نہ اسے کوئی دم دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب ادا کر دیا ہے، اور جو شخص تاخیر کرتے ہوئے 13 کی رات منی میں گزارے اور 13 تاریخ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، بلکہ اس رات کو منی میں گزارنا اور دن میں کنکریاں مارنا افضل اور زیادہ اجر کا باعث ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں ایسے ہی کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو تقویٰ اور آخرت پر ایمان کیلئے ترغیب دیتے ہوئے ختم فرمایا ہے، ساتھ میں یوم آخرت کے دن جزا و سزا کی طرف بھی اشارہ کیا ہے؛ تا کہ یوم آخرت کی یاد اور رحمت کی امیدو عذاب کے خدشات سے نیک اعمال کثرت سے کئے جائیں، اور برے کاموں سے اجتناب کیا جائے " انتہی

شیخ عبد الرزاق عقیفی ، شیخ عبد اللہ بن غدیان ، شیخ عبد اللہ بن منیع

ماخوذ از: " فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والإفتاء " ( 11 / 266 ، 267 )

واللہ اعلم.